تاریخِ ہند: مزید تصریحات

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی

''علامہ اقبال سے منسوب تاریخِ ہند: چند تصریحات'' کے عنوان سے راقم کا ایک مضمون شعبۂ اُردو پنجاب یونی ورسٹی اورینٹل کالج لاہور کے تحقیقی مجلّے بازیافت (شمارہ اول، جنوری ۲۰۰۲ء) میں شائع ہوا تھا۔ بعد ازاں یہی مضمون نظر ثانی اور ترمیم شدہ صورت میں راقم نے اپنے مجموعۂ مضامین اقبالیات، تفہیم و تجزیہ، اقبال اکادمی پاکستان لاہور [۲۰۰۵ء] میں شامل کیا۔ حال ہی میں مجھے اس سلسلے میں کچھ نئی معلومات میسر آئی ہیں، جنھیں اس موضوع سے دل چسپی رکھنے والے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

حالیہ نئی معلومات و تصریحات پیش کرنے سے پہلے تاریخِ ہند کے انتساب کا مختصر پس منظر بیان کر دینا مناسب ہوگا۔ علامہ اقبال سے منسوب ایک کتاب تاریخِ ہند ۷۷سال تک غلط طور پر علامہ اقبال سے منسوب چلی آ رہی تھی اور اس غلط انتساب کا ذکر فقیر وحید الدین، خواجہ عبدالوحید اور بشیر احمد ڈار جیسے نامور اور جید اقبال شناسوں کی تحریروں اور کتابوں میں موجود ہے۔[۱]

اقبال کے اپنے کسی خط، مضمون یا گفتگو میں تاریخِ ہند یا اس طرح کی کسی کتاب کا ذکر نہیں ملتا۔ علامہ کی مجالس میں حاضر باش کسی شخص نے بھی کبھی تاریخِ ہند نامی کتاب کا حوالہ نہیں دیا۔ پہلی بار راقم الحروف نے اپنے تحقیقی مقالے تصانیف اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ تحریر ۱۹۸۰ء، اشاعت ۱۹۸۲ء[۲] میں تاریخِ ہند کی اصلیت سے پردہ اُٹھاتے ہوئے دلائل کے ساتھ واضح کیا کہ تاریخِ ہند کو علامہ اقبال سے کوئی علاقہ نہیں ہے۔ راقم نے اپنا موقف تاریخِ ہند کے اُس واحد نسخے (= نسخۂ اکادمی) کی بنیاد پر پیش کیا تھا جو اس زمانے میں اقبال اکادمی پاکستان، لاہور کے کتب خانے میں موجود تھا۔[۳] کئی سال بعد راقم کو تاریخِ ہند کا ایک اور نسخہ (= نسخۂ کفایت) دستیاب ہوا۔ ان دونوں نسخوں کا نام تو تاریخِ ہند تھا، مصنّفین کے نام بھی وہی، سرورق بھی ہو بہو ایک جیسے، دیباچہ بھی یکساں تھا لیکن دونوں کتابوں کا متن ایک دوسرے سے قطعی مختلف تھا۔ یعنی ایک نام کی یہ دو مختلف کتابیں تھیں۔ راقم نے بازیافت میں شائع شدہ مضمون میں دونوں نسخوں کا تفصیلی تعارف کرایا تھا اور یہ بھی بتایا تھا کہ نسخۂ کفایت ناقص الآخر ہے۔

اس وقت سے راقم الحروف اس کے کسی دوسرے نسخے کی تلاش میں تھا۔ خوش قسمتی سے کچھ عرصہ پہلے راقم کو اس کے ایک اور نسخے کا سراغ ملا، جو مکمل نسخہ ہے۔ نسخۂ کفایت کا آخری صفحہ ۳۵۶ تھا۔ میرا اندازہ تھا کہ چونکہ آخری باب (۲۳) صفحہ ۳۵۴ سے شروع ہو رہا ہے اس لیے وہ صفحہ ۴۰۰ تک پھیلا ہوا ہوگا، مگر اس نئے نسخے کا متن صفحہ ۳۵۸ پر ختم ہو جاتا ہے۔ اس طرح گویا نسخۂ کفایت میں صرف دو صفحات (۳۵۷، ۳۵۸) موجود نہیں ہیں۔ نیا دریافت شدہ مذکورہ بالا نسخہ (= نسخۂ سنجر پور) محمد مبارک شاہ جیلانی کے کتب خانۂ سنجر پور، ریاست بہاول پور میں موجود ہے، مجھے اس کا عکس اپنے فاضل دوست ملک حق نواز خاں صاحب (پیرزئی ضلع اٹک) کی وساطت سے حاصل ہوا ہے۔

نئی معلومات و تصریحات کے ضمن میں دو تین باتیں قابلِ ذکر ہیں:

۱- نسخۂ کفایت اور نسخۂ سنجر پور کے سرورق یکساں ہیں۔ دونوں پر قیمت بھی فی جلد -/۸ آنے لکھی ہوئی ہے مگر نسخۂ کفایت میں تعداد جلد کا ذکر نہیں ہے جب کہ نسخۂ سنجر پور میں تعداد جلد دس ہزار درج ہے۔ نسخۂ کفایت پر ''دفعہ اول'' ہے جب کہ نسخۂ سنجر پور میں 'رفعہ 1' لکھا ہوا ہے۔ (دونوں سرورقوں کے عکس دیے جا رہے ہیں)

۲- نسخۂ کفایت، جیسا کہ اوپر ذکر ہوا، ناقص الآخر ہے لیکن نسخۂ سنجر پور مکمل ہے اور کتاب کا متن صفحہ ۳۵۸ پر مکمل ہو کر ختم ہوتا ہے۔

۳- نسخۂ سنجر پور کی سب سے اہم چیز کتاب کے بائیں طرف شامل انگریزی زبان میں سرورق ہے۔ یہ انگریزی سرورق اُردو سرورق کا ترجمہ ہے، تاہم اس میں *History of India* کے نیچے ان الفاظ کا اضافہ کیا گیا ہے:

Completely revised and brought down to 1912

اُردو اور انگریزی سرورقوں میں ایک اور فرق یہ ہے کہ اُردو سرورق پر ''ایجوکیشنل پبلشرز'' کے الفاظ درج ہیں جب کہ انگریزی سرورق پر Mufid-i-Am Press کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔ (انگریزی سرورق بھی مضمون ہذا کے ساتھ دیا جا رہا ہے)

۴- دس ہزار کی تعداد میں کتاب (نسخۂ سنجر پور) کی اشاعت سے یہ قیاس کرنا مشکل نہیں کہ اسے بطور نصابی کتاب منظور کر کے سکولوں میں پڑھایا گیا۔

اگرچہ تاریخ ہند کے ترمیم شدہ اڈیشن (نسخۂ کفایت و سنجر) سے عالمگیر، محمود غزنوی، ٹیپو سلطان اور سراج الدولہ سے متعلق بہت سی قابلِ اعتراض باتیں نکال دی گئی تھیں، اس کے باوجود، اس میں اب بھی ہندستانی حکمرانوں اور انگریزی حکومت سے متعلق ایسے بیانات موجود ہیں، جو اقبال کے تصورات اور فکر

سے مطابقت نہیں رکھتے۔ بنابریں یہ سوال اب بھی حل طلب ہے کہ اس کے سرورق پر ''شیخ محمد اقبال ایم اے پی ایچ ڈی بیرسٹر ایٹ لا'' کے الفاظ کیوں درج ہیں؟

حوالے وحواشی

۱- دیکھیے علی الترتیب:
ا- فقیر سید وحید الدین، روز گار فقیر، جلد دوم، لائن آرٹ پریس، کراچی، نومبر ۱۹۶۴ء، ص ۶۴۔
ب- کے اے وحید، A Bibliography of Iqbal، اقبال اکادمی پاکستان، کراچی، جنوری ۱۹۶۵ء، ص ۲۲۔
ج- بشیر احمد ڈار، انوارِ اقبال، اقبال اکادمی پاکستان، کراچی، ۱۹۶۷ء، ص ۲۴۔

۲- ناشر: اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۱۹۸۲ء، مکرر اشاعت: ۲۰۰۱ء۔

۳- یہ وہی نسخہ (= نسخۂ اکادمی) تھا جس کے سرورق کا عکس انوار اقبال اور روز گار فقیر (دوم) میں شامل ہے— اکادمی کے کتب خانے میں اب اس نسخے کی عکسی نقل دیکھی جاسکتی ہے۔